بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

یوم شنبہ

۲۵ ربیع الثانی

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

جلد ۳۹/۵	۳ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۳ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۲۹

چین میں کوریا کی طرح ہندوستان کو کشمیر میں حملہ آور قرار دیا جائے!

سرگودھا ۲ فروری ۔ آج یہاں ایک بیان دیتے ہوئے آزاد کشمیر تحریک کے نگران اعلیٰ چودھری غلام عباس نے کہا کہ اقوام متحدہ کو کوریا میں چین کی طرح ہندوستان کو بھی کشمیر میں حملہ آور قرار دینا چاہئیے ۔ کیونکہ اس نے اگست ۱۹۴۸ء اور جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کی واضح طور پر مخالفت کر کے اور ان پر وعدوں کے باوجود عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ آپ نے کہا بڑی طاقتیں صرف اپنے ہی مفادات کی فکر میں رہتی ہیں ۔ جب انہیں کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے تو پورے کا پورا انتظام حرکت میں آجاتا ہے جیسا کہ کوریا میں ہوا ۔ لیکن جب چھوٹی طاقتوں پر بنتی ہے تو وہ بے وائی برتتی ہیں کشمیر کا مسئلہ تین سال سے سلامتی کونسل میں لٹک رہا ہے لیکن سلامتی کونسل کوئی ٹھوس قدم اس کے متعلق نہیں اٹھا سکی ۔ بلکہ اس کا رجحان ہندوستان ہی کی طرف زیادہ رہا ہے ۔ کیونکہ مغربی طاقتوں کے نزدیک وہ زیادہ مفید ہے ۔ اور اب جبکہ کوریا کا مسئلہ کونسل کے ایجنڈے سے خارج ہو چکا ہے فوراً ہی کشمیر کو سب سے پہلے جگہ دی جائے ۔

آپ نے زور دیا کہ سلامتی کونسل کو چاہیئے کہ مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتی ہوئی ہندوستان کو مجبور کرے کہ وہ جموں و کشمیر کی ریاست میں اپنی ذمہ واریوں کو پورا کرے ۔

عربوں کو مغربی جمہوریتوں کا ساتھ دینا چاہئیے

عراق کے سابق وزیر عدل کی رائے

بغداد ۲ فروری ۔ بغداد کے سابق وزیر عدل مسٹر علی محمود الشیخ علی نے بغداد کے اخبار الزمان میں ایک مقالہ لکھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ مغربی جمہوریتوں سے تعاون عرب ملکوں کے لئے ضروری ہے اور مستقبل میں بڑے کسی تصادم میں عرب ملکوں کے لئے غیر جانبدار رہنا ناممکن ہو گا اندر شدہ دیا ہے کہ اچانک پریشان کن واقعات کا سامنا ہونے سے پہلے عرب دنیا کو اپنے موقف کی وضاحت کر دینی چاہئیے ۔ گو عرب مغرب کی ناانصافیوں کا شکار ہوئے ہیں ۔ لیکن حالات کا اقتضا یہی ہے دوسری طرف عراقی استقلال پارٹی کے صدر مسٹر مہدی نے یہاں اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات میں ان کی پارٹی عرب غیر جانبداری کی حامی اور عرب اجتماعی تحفظ کے منصوبہ کو نامنظور کرتی ہے ۔

پٹھانستان کے ڈھونگ سے ملوکیت کی بو

واشنگٹن ۲ فروری ۔ ایک موقر امریکی جریدہ "مانچسٹر گارڈین" نے پٹھانستان کی تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کابل کے اس ڈھونگ سے ملوکیت پرستی کی بو آتی ہے ۔ ایک ایسے ملک کا یہ مطالبہ مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا ہے جس کے صرف ایک تہائی عوام ہی پشتو بولتے ہوں اور وہ بھی صرف جنوب مشرق میں ۔ دراصل افغانستان کو پاکستان کے خلاف اپنی تحریک چلانے سے ہندوستان سے امداد مل رہی ہے ۔ اور ہندوستان افغانستان سے تعلق پیدا کئے ہوئے ہے ۔ حالانکہ وہ ایک خالص مذہبی ریاست ہے اور پاکستان پر یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اسلامی مملکت نہیں ہے ۔

لاہور ۲ فروری آج یہاں بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس نے کپاس کی عالمگیر صورت حال کا جائزہ لیا ۔ آج اٹلی اور جرمنی کے کچھ اور مندوب مصر شرکت کے لئے پہنچے ۔

سائیگون ۲ فروری ۔ آج ہندچینی میں ویٹ نامی فوج نے ایک امریکی طیارہ بردار جہاز پر گولے برسائے یہ جہاز دریائے سائیگون سے ہوائی جہاز اور کثیر تعداد میں ہتھیار لے کر جا رہا تھا ۔

کشمیر نیشنل کانفرنس میں پھوٹ

سرینگر ۲ فروری ۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام کے متعلق شیخ عبداللہ کی تجویز سے اختلاف کرتے ہوئے کشمیر نیشنل کانفرنس کے کئی طبقے شیخ عبداللہ سے کٹ گئے ہیں ۔ رام پور کے صدر اور نائب صدر نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے استعفے بھی داخل کر دیئے ہیں ۔ ان کے نزدیک شیخ عبداللہ کی یہ ساری تجویز ایک ڈھونگ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی

امریکہ چین کے خلاف اقتصادی پابندیاں چاہتا ہے

لیک سکیس ۲ فروری ۔ کل کی جنرل اسمبلی کی کارروائی کے بعد اب یہاں یقین کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان اور کناڈا ثالثی کے فرائض انجام دینے پر آمادہ نہیں ہیں ۔ چنانچہ صدر اسمبلی اب غیر جانبدار ثالثوں کی ڈھونڈ میں ہیں ۔ گو برطانیہ کوشش کر رہا ہے کہ یہ دونوں اس فرض کو انجام دیں ۔ امریکہ بہرا اقوام پر مشتمل کمیٹی سے محدود اقتصادی پابندیوں کا مطالبہ کرنے والا ہے کہ اقوام متحدہ چین جانے والے تمام ایسے برآمدات پر پابندی عاید کر دے ۔ جن سے اس کی جنگی صلاحیت میں اضافہ کا امکان ہو ۔

روس نے مغربی منطقوں کے گرد حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے

برلن ۲ فروری ۔ گذشتہ دو ہفتوں میں دوسری بار سوویٹ نے برلن کے مغربی منطقوں کے گرد اپنے حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے ہیں ۔ مشرقی منطقہ کی مسلح اشتراکی عوامی پولیس برطانوی منطقہ کے مضافات میں متعین ہو گئی ہے ۔ اب اگر ۵ ہزار باشندوں نے مغربی برلن میں داخلہ کی کوشش کی تو گرفتاری کا خطرہ ہے ۔ گذشتہ شب عوامی پولیس کے ارکان تمام گنوں سے مسلح برطانوی منطقہ کو جانے والی سڑکوں پر پہرہ دیتے رہے ۔ چودہ دن ہوئے روسی فوجیں فرانسیسی منطقہ کے کنارے ایک کھیت میں داخل ہو گئی تھیں اور سرکاری احتجاج کے باوجود اب تک وہیں ہیں ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم فروری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گلے میں ابھی درد کی شکایت ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

لاہور ۲ فروری ۔ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بدستور علیل ہیں ۔ ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا ہے احباب موصوف کو صحت کاملہ کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۲ فروری ۔ اطلاع آئی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں جنوبی کوریا میں ۳۸ عرض بلد پر پہنچ کر رک جائیں گی ۔ بشرطیکہ چین اور شمالی کوریا نے جنگ بند کر دی کیونکہ اس طرح ہند چینی فارموسا یوگوسلاویہ کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔ اقوام متحدہ کی فوجیں سیئول کی طرف بڑھ رہی ہیں

تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ اس وقت کوریا کے کسی محاذ پر چینی کمیونسٹ اور اقوام متحدہ کی فوجوں میں آمنا سامنا نہیں ہے ۔

کراچی ۲ فروری ۔ خواجہ شہاب الدین آج لاہور کیلئے روانہ ہو گئے ۔ جہاں آپ چند روز قیام فرمائیں گے

نزدیک و دور سے

کراچی ۲ فروری ۔ شامی وزیر مختار السید عمر بہا الامیری نے کل پاکستانی فضائیہ کے فنی اور تربیتی سکول کا معائنہ کیا

مانچسٹر ۲ فروری ۔ صدر کارپوریشن مرجان کے انکشاف کے مطابق ۲۵ لاکھ گانٹھوں میں سے واشنگٹن کے حکام نے صرف ۲ لاکھ ۶۵ ہزار کپاس کی گانٹھیں برطانیہ کو دی ہیں اور اس امر کی مذمت کی ہے کہ اس کے برعکس اپنے دشمن ملکوں جاپان کو ۸ لاکھ ۶۳ ہزار ۔ اطالیہ کو ۵ لاکھ ۲۳ ہزار اور جرمنی کو ۷ لاکھ ۹۷ ہزار گانٹھیں دی گئی ہیں ۔

لنڈن ۲ فروری ۔ ملایا میں دسمبر کے مہینے میں ربڑ کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے ۔ جو سنہ ۱۹۴۵ء میں ۷ لاکھ ٹن سے زیادہ ہوئی ۔

لاہور ۲ فروری ۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی ایک اطلاع کے مطابق اگر بجلی استعمال کرنے والوں کا تعاون حاصل رہا تو جوگندر نگر سے بجلی کے سپلائی کے حالات معمول پر آجائیں گے ۔ کارخانہ داروں کا نقصان پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی

عمان ۲ فروری معلوم ہوا ہے کہ اردن میں ۲۰۴ سرکاری سکول ہیں جن میں ۷۹۵۷ طلباء تعلیم پاتے ہیں اور ان میں ۱۲ ۱۷ اساتذہ ملازم ہیں ۔ سارے ملک میں لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد ۲۸۲ ہے اور طالبات کی مجموعی تعداد ۱۵۸۹۹ ہے ۔

کراچی ۲ فروری ۔ حکومت سندھ نے ہر پولیس کانسٹیبل کو ۸ روپے کا خصوصی ڈیوٹی الاونس اور ہیڈ کانسٹیبل کو ۱۰ روپے الاونس دینا منظور کیا ہے ۔ نیز تمام محکموں کے اعلیٰ افسروں کو موسم گرما کی رخصت دینی بند کر دی ہے ۔

لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان ہو گیا

لاہور ۲ فروری ۔ آج بعد دوپہر مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس پھر منعقد ہوا جس میں مجلس قانون ساز پنجاب کے آئندہ انتخابات کیلئے مسلم لیگی امیدواروں کی نامزدگی پر غور کیا گیا ۔ بورڈ نے آج شام کو لاہور (ضلع) لائل پور (ضلع) اور خواتین کی نشستوں کے سوا باقی تمام نشستوں کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ۔ باقی ناموں کا اعلان کل کیا جائے گا ۔

کراچی ۲ فروری ۔ پاکستان کی حکومت نے مرکزی صوبائی اور ریاستی مہاجر ملازموں کی پنشنیں اور پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم عارضی طور پر ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ آج سرکاری اعلان میں دعاوی پیش کرنے کے طریقوں کی وضاحت کی گئی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ

جیسا کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں۔ امسال مغربی پاکستان کے لئے تحریک جدید کا وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ہے یہ تاریخ قریب آرہی ہے لیکن ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں مرکز میں وصول نہیں ہوئیں۔ دفتر کی طرف سے احباب کو ساتھ کے ساتھ منظوری کی اطلاعات دی جارہی ہیں۔ اگر کسی دوست یا جماعت کو وعدہ بھجوانے کے ۱۰ دن کے اندر منظوری کی اطلاع نہ ملے۔ تو ایسے دوستوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ دفتر کو نہیں ملا۔ جملہ سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کرکے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرمادیں۔ اگر کسی جگہ کے عہدہ داران کسی وجہ سے فہرست مکمل نہیں کرسکے۔ تو دوسرے مخلصین کو ایسے موقعہ پر آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور خود فہرستیں مکمل کرکے بھجوادینی چاہئیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

غم جاوداں

نہ اِس جہاں کے لئے ہے نہ اُس جہاں کے لئے
دل و نظر کا تقاضا ہے لامکاں کے لئے

ابھی کچھ اَور مصائب کا سامنا ہوگا۔
ابھی کچھ اَور مراحل ہیں کارواں کے لئے

غم جہاں سے چھپانا بڑا ہی مشکل تھا۔
وہ ایک اشک جو لایا ہوں قادیاں کے لئے

نہ جانے کون شہادت کے لالہ زاروں سے
بُلا رہا ہے ہمیں غم جاوداں کے لئے

وہ ایک ہم کہ مہ و مہر و مشتری سے بلند
وہ ایک تم کہ خس و خار و خاکداں کے لئے

جبینِ شوق مکرّر جھکی تو ہے لیکن
وہ احترام کہاں سنگِ آستاں کے لئے

بشیر احمد راجیکی

چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنات اماءاللہ کا فرض

احمدی بہنوں کی خوش قسمتی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا کہ احمدی مستورات کے چندہ سے ہالینڈ میں مسجد تعمیر کی جائے گی۔ اس تحریک کو جاری ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک صرف ۳۲ ہزار کی رقم جمع ہوئی ہے۔ جب مسجد لنڈن کے لئے جماعت احمدیہ کی مستورات سے چندہ کی تحریک کی گئی تھی تو اُس وقت ہماری بہنوں نے نہایت گرم جوشی سے اس تحریک پر لبیک کہا تھا اور نہایت قلیل عرصہ میں ۷۰ ہزار کی رقم جمع کردی گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ جماعت کی تعداد بھی بڑھ چکی ہے اور تنظیم بھی زیادہ ہے رقم کا نہ جمع ہونا نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذاتِ خود احمدی مستورات کو اس چندہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی بہت کم چندہ جمع ہوا ہے۔ لیکن عورتوں کے لئے یہ امر موجب خوشی ہے کہ ان کا چندہ مردوں کے چندہ سے بڑھ گیا ہے۔ اس لئے ان کو اپنا اعزاز قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئیے اور چاہئیے کہ جلد از جلد بقیہ رقم ادا کردیں لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے بقیہ رقم کو تمام پر پھیلادیا ہے۔ پس ہر لجنہ اماءاللہ کے عہدہ دار کو چاہئیے کہ جتنی رقم ان پر ڈالی گئی ہے اس کو جلد از جلد وصول کرکے بھجوائیں اور ایسی جگہیں جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی مستورات اپنا چندہ براہ راست سیکرٹری مال لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

سیکرٹریانِ مال جماعتہائے احمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

بعض افراد اور سیکرٹری صاحبان مال بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ چندہ کی رقم بھجواتے وقت اس کی تفصیل ساتھ درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے یہ رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے متعلقہ احباب کی خدمت میں چٹھیاں لکھی جاتی ہیں اور بذریعہ اعلان اخبار الفضل بھی ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس شاورت ان کو چندہ عام میں منتقل کردیا جاتا ہے۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹری صاحبان مال جماعتہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ براہ کرم رقوم بھجواتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی بھیج دیا کریں۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی کہ تین ماہ بعد ایسی رقوم چندہ عام میں ڈال دے۔ اگر اس وجہ سے آپ کے حسابات میں خرابی ہوئی تو اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔

نظارت بیت المال ربوہ

وقت آئیگا کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جمعہ کے موقعہ پر فرمایا کہ حدیث میں بعض امور کے متعلق آیا ہے۔ کہ اسلام میں پورے ہونگے۔ ایک یہ تھی کہ ایک عورت اکیلی جدہ سے عراق تک سفر کرے گی۔ اور کوئی شخص اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایسا ہو چکا ہے اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں ایسا ہوا۔

ایک بات حضور نے یہ بتائی کہ وقت آئے گا کہ زکوٰۃ دینے والے تو ہونگے لیکن لینے والا کوئی نہیں ہوگا حضور نے فرمایا کہ یہ وقت ابھی تک نہیں آیا۔ اور اب احمدیت پر ہی ایسا وقت آئے گا۔ کہ لوگوں کی مالی حالت اور نفسی عزت ایسی ہو جائے گی۔ کہ کوئی بھی زکوٰۃ لینے کو تیار نہ ہوگا۔

ابھی وہ وقت نہیں آیا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ وقت کب آجائے۔ اس لئے ابھی آپ کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی آسان ہے۔ چاہیئے کہ ہر شخص جس پر زکوٰۃ واجب آتی ہے جلد سے جلد اپنی رقم مرکز میں بھجوادے۔

زکوٰۃ کے متعلق تفصیلات معلوم کرنا ہوں تو نظارت بیت المال سے خط وکتابت فرمائیں

نظارت بیت المال

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳ فروری ۱۹۵۱ء

مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کی سب نے تائید کی ہے

ہم نے ۲۸ جنوری کے "الفضل" میں "الاعتصام" کے مدیر محترم کے ایک فرسودہ اعتراض کا سرسری جائزہ لیا تھا اور بتایا تھا کہ خود مدیر محترم کے بزرگوں نے بھی انگریزوں کے ساتھ تعاون علی البر کے معاملہ میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی تائید فرمائی ہے۔ اس لئے آپ کو زیبا نہیں کہ اپنے بزرگان محترم سے معاملہ طے کرنے سے پہلے دوسروں کو ماخوذ کریں۔ ان کو چاہیئے کہ پہلے اپنے گھر والوں سے پوچھیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تو نبوت کا ڈھونگ رچانے کے لئے انگریزوں کے حسن انتظام کی تعریف کی تھی۔ اور ان سے تعاون علی البر کیا تھا۔ انہیں کیا ہو گیا۔ کہ حضرت سید احمد بریلوی سے لے کر سر سید تک اور مولوی محمد حسین بٹالوی سے لے کر اقبال تک اور مولوی ثناء اللہ سے لے کر مولوی ظفر علی خان آف زمیندار تک یہی گیت گاتے رہے۔

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جاں نثار (ظفر علیخان)

جب یہ حال ہے کہ آپ کے علماء صوفی۔ شاعر سیاست دان۔ قومی خادم۔ الغرض ہر نوع کے تعلیم یافتہ لوگ نہ صرف قولاً بلکہ عملاً مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کی تائید کرتے چلے آئے ہیں۔ تو اب آپ جیسے احراری ذہنیت رکھنے والے لوگ اس فیصلہ پر تمسخر و استہزا اور طعن و تشنیع کی زبان کھولیں۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے؟

ہم نے مولوی صاحب سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ ایک نبی اللہ کی مثال پیش کریں کہ جس نے حکومت وقت سے اس حکومت میں رہتے ہوئے بغاوت کی ہو۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:

> "باقی رہا آپ (احمدیوں) کا یہ کہنا کہ اگر ہم انگریز کے اتنے خیر خواہ ہوتے تو مسیح کی وفات کا کیوں اعلان کرتے اور پادریوں کو کیوں دجال کہتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بھی "مرزائیت" کے منجملہ متناقضات میں سے ہے۔ کیونکہ یہ تو ہر آئینہ واقعہ ہے کہ آپ لوگوں نے انگریزوں کی وفاداری میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیا۔ اب یہ آپ کو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ وفات مسیح کا کیوں اعلان کریں۔ جب مسیح کے ماننے والوں سے دوستی کا رشتہ استوار ہو رہا ہے۔" (الاعتصام ۵ اربیع الثانی)

مولوی صاحب کیا یہ پرلے درجہ کی کج بحثی نہیں ہے؟ لیکن آپ سے ہمارا گلہ بے سود ہے۔ جو شخص نبوت کے مزاج سے اتنا بھی واقف نہیں ہے۔ کہ اعلائے کلمۃ الحق کے سامنے انبیاء علیہم السلام کسی دوستی کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اس سے گلہ کرنے کی وجہ۔ کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے اس لئے کہ بت پرست فرعون نے آپ کو اپنا مشیر مال بنا رکھا تھا۔ اور آپ یہاں تک اس کے قانون کا پاس کرتے تھے کہ اپنے بھائی کو پاس رکھنے کے لئے بھی اسکو توڑنا پسند نہ کیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے تدبیر کر دی۔ اعلائے کلمۃ الحق ترک کر دیا تھا؟ ذرا سوچئے تو سہی مولوی صاحب آپ مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی کے جوش میں کیا فرما رہے ہیں۔ اگر آپ حق جوئی کے جذبہ سے سرشار ہوتے تو اتنی سی بات ہی آپ کو راستی کی طرف متوجہ کر سکتی تھی۔ اور آپ سوچتے کہ یہ شخص واقعی حکومت باطلہ کا پرستار ہوتا تو ملکہ وکٹوریہ جیسی کٹر عیسائی عورت کو یہ نہ لکھتا کہ تو ایک مردہ خدا کو پوجتی ہے۔ اور کہ تیرا خدا تیرے گناہوں کا کفارہ ہونے کے لئے صلیب پر فوت نہیں ہوا بلکہ صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا تھا۔ اور معمولی بشری موت سے فوت ہوا تھا۔ اگر یہ شخص خوشامد پسند ہوتا تو عیسائیت کی جڑ پر ایسا کلہاڑا نہ رکھتا جس سے وہ تمام کا تمام زمین پر آرہا ہے۔ مگر کتنی بدنصیبی ہے جناب مولوی محمد حنیف صاحب ندوی کی کہ کج بحثی نے آپ کو اس طرح سیدھا سوچنے کی اجازت نہ دی بلکہ آپ نے "متناقضات" کا الزام مرزائیت پر جڑ دیا ہے۔ ماشاء اللہ

اب مولوی صاحب کا دوسرا جواب سنیئے فرماتے ہیں:۔

> "دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مسیح کا انتقال ثابت نہ ہوتا تو مرزا صاحب کیونکر مرزائیت کا ڈھونگ رچاتے۔ انہوں نے اگر یہ کیا ہے تو مخالفت کی بناء پر نہیں بلکہ خود غرضی کے داعیہ سے متاثر ہو کر" (الاعتصام ۱۵ اربیع الثانی ۷۰ھ)

گویا نبوت کا ڈھونگ رچانا اور مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنا لازم و ملزوم ہیں۔ مولوی صاحب کیا یہ ندوی منطق ہے؟ آپ نے تو ندویت پر ہی داغ لگا دیا ہے۔ کیا جتنے جھوٹے نبیوں نے نبوت کا ڈھونگ رچایا ہے۔ ان سب نے پہلے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے؟ کیا یہ ناممکن ہے کہ کوئی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ بغیر مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے رچائے؟ خدا تعالےٰ آپ رحم کرے۔ ذرا مولوی صاحب غور تو فرمائیے آپ کیا فرما گئے ہیں۔ کسی سے مشورہ ہی کر لیا کریں مگر آپ کو کیا آپ تو کسی نہ کسی طرح احمدیت کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ خواہ کامیابی ہو یا نہ ہو۔

مولوی صاحب کا تیسرا جواب حسب ذیل ہے۔

> "تیسرا جواب یہ ہے کہ انگریز ہرگز ان معنوں میں عیسائی قوم نہیں ہے کہ ان میں مذہبی روح کارفرما ہے۔ وہ تو عیسائی ان معنوں میں ہیں کہ قومیت کی تعمیر میں اس عامل سے بھی فی الجملہ ان کو مدد ملتی ہے۔ ورنہ عیسائی عقائد و مزعومات کی تردید میں خود انگریزوں نے جتنا کچھ لکھا ہے مرزا صاحب نے اس کا عشر عشیر بھی نہیں لکھا" (الاعتصام ۱۵ اربیع الثانی)

یہ بھی عجیب دلیل ہے۔ مولوی صاحب خواہ غرض کچھ بھی ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی عیسائیت کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی ہے۔ جس کے لئے انگریز سالانہ کروڑوں روپے خرچ کر کے دنیا کے ہر مقام پر مشن کھولتے رہے ہیں۔ اور ابھی تک کھولتے چلے جاتے ہیں۔ غرض خواہ کچھ بھی ہو مگر یقیناً اتنا روپیہ وہ اسی لئے خرچ کرتے ہیں کہ ان کی وہ غرض بڑی اہم اور عظیم ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس چیز پر وہ اتنا روپیہ خرچ کرتے تھے۔ اس کی بربادی وہ کسی صورت میں برداشت نہ کر سکتے تھے یہ تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو اور بھی شاندار بنا دیتا ہے کہ آپ نے اس چیز کو برباد کرنے کا مونہہ در مونہہ اعلان کیا۔ جس کو انگریز اتنا عزیز سمجھتا ہے کہ سالانہ کروڑوں روپیہ اس کے لئے صرف کرتا ہے۔ قومیت کو محبت کرنے والی قوم کے لئے تو یہ اور بھی بہت بڑا چرکہ تھا مگر مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور نڈر ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کر دیا۔

باقی رہی یہ بات کہ بعض انگریزوں نے بھی عیسائیت کے عقائد اور مزعومات کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ تو عرض ہے کہ انگریزوں کی اسی خوبی کی وجہ سے تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین پر پورا عمل کر کے دکھا دیا تھا۔ آپ کی طرح نہیں کہ ذرا کسی سے اختلاف ہوا کسی کے پاجامہ کا پائنچہ ٹخنوں سے نیچے دیکھا تو مرتد قرار دے کر اس کے قتل کا فتوےٰ لکھ دیا انگریزوں کی یہی خوبی تھی۔ کہ وہ اختلاف عقائد پر پھانسی کی دھمکی نہیں دیتے تھے۔ بس اتنی بات کا شکریہ تھا جو واجب تھا۔ اور آپ کو بھی ان کا شکرگزار ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اگر انگریز نہ ہوتے تو بریلوی آپ کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے۔ جس کی آپ "مرزائیوں" کو ہر وقت دھمکی دیتے رہتے ہیں

آخر میں ہم آج پھر مولوی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ ایسے سوفسطائی دلائل سے احمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ کیا بہتر نہیں ہوگا کہ آپ بجائے ایسی باتوں میں تضیع اوقات کرنے کے کوئی تعمیری کام اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کریں؟

خریداران الفضل نوٹ فرمالیں

متواتر اعلان کیا جا رہا ہے کہ خریداران الفضل قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ کہ اسی میں آپ کو فائدہ ہے۔ لیکن اس کی طرف احباب کماحقہ توجہ نہیں فرما رہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض دفعہ ڈاک خانہ سے وی پی کی رقم کافی خط و کتابت کے بعد بھی دفتر کو وصول نہیں ہوتی۔ حالانکہ آپ وی پی چھوڑا چکے ہوتے ہیں۔ اور قیمت ڈاک خانہ کو آپ کی طرف سے ادا شدہ ہوتی ہے۔

آج کے بعد دفتر ہذا صرف اس رقم کو تسلیم کریگا جو دفتر ہذا میں وصول ہو جائے گی باقی کسی رقم کا ذمہ وار نہ ہوگا کیونکہ وی پی اس مجبوری کے باعث کیا جاتا ہے کہ خریدار کی طرف سے رقم باوجود اعلان کے وقت پر نہیں پہونچتی۔ بعض دفعہ وی پی منی آرڈر ڈاک خانہ میں ادھر ادھر ہو جاتا ہے۔ اور رقم دفتر کو نہیں ملتی۔ بسا اوقات وی پی۔ منی آرڈر راستہ میں گم ہو جاتا ہے اور رقم دفتر کو نہیں ملتی۔ ایسی صورت میں اگر اخبار آپکو نہ ملے گا تو اس کی ذمہ واری دفتر ہذا پر نہ ہوگی۔

(مینیجر الفضل)

حیات بعد الموت کا اسلامی نظریہ
اور
علوم جدیدہ

(مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب از کالا ضلع جہلم)

(۴)

زندگی کی دو اقسام

انسانی زندگی دو قسم کی ہے۔ ایک ہے کل جسم کی زندگی جس کا بقا ایک نظام پر ہے۔ اور اس نظام کا قیام روح انسانی قلب اور دماغ کے ذریعہ کرتی ہے۔ اگر روح انسانی جسم سے نکل جائے۔ تو یہ نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور انسان فوت ہو جاتا ہے۔ اس کا نام ہے جسم کی موت۔ اس کے علاوہ ایک زندگی ذرات کی ہوتی ہے جو روح کے نکل جانے کے بعد بھی قائم رہتی ہے۔ اور وہ زندگی روح کی مکمل نشوونما اور جسم سے (رحم مادر میں) الگ اور مستقل وجود ہونے سے قبل بھی ہوتی ہے یعنی پانچ چار ماہ تک جبکہ روح ابھی مکمل نہیں ہوئی ہوتی۔ اور قلب کا فعل شروع نہیں ہوا ہوتا۔ اس وقت بھی بہر حال جسم زندہ ہوتا ہے۔ مگر یہ زندگی نظام کے ماتحت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ذرات کی انفرادی زندگی ہوتی ہے۔ اور یہ ذرات کی انفرادی زندگی موت کے بعد بھی کم و بیش چالیس دن تک رہتی ہے۔ خواہ انسان کو دفن بھی کر دیا جائے۔ جب تک ... اور رحم مکمل طور پر گل سڑ نہ جائیں۔ یہ زندگی جسم میں باقی رہتی ہے۔ مگر یہ عارضی ہوتی ہے اور انسان دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔

جسمانی موت کے بعد ذرات کی زندگی

اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ ایک پھول یا ٹہنی درخت سے الگ ہو کر بھی چند گھنٹے یا چند دن زندہ رہتی ہے۔ مگر آخر مرجھا جاتی اور مردہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس کا تعلق جڑ سے کٹ چکا ہوتا ہے۔ اور وہ نظام کا حصہ نہیں رہتی۔ یا جس طرح چھپکلی کی دم اگر کٹ جائے۔ تو چند منٹوں تک وہ حرکت کرتی رہتی ہے۔ مگر آخر ٹھنڈی ہو کر چیونٹیوں کی نظر ہو جاتی ہے۔ اسی اصول کی بناء پر مردے کے بعض اعضاء مثلاً چمڑا آنکھ کا کرینہ۔ ہڈی۔ خون وغیرہ اگر جلد ہی مردہ جسم سے الگ کر کے زندہ جسم میں لگا دیئے جاویں۔ تو وہ دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس سے ایک روحانی سبق ملتا ہے۔ کہ اصل زندگی وہی ہے۔ جو نظام کے ماتحت ہو۔ ورنہ اگر کوئی کتنا ہی قابل ہو۔ اگر وہ نظام روحانی سے کٹ جائے۔ تو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ چند دن تک وہ زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہے۔ مگر آخر وہ جلد سوکھ کر مردہ ہو جائیگا۔ سوائے اس کے کہ جلد توبہ کرے۔ وہ پھر اسی نظام کے ساتھ تعلق قائم کرے۔ پس نظام سے الگ ہو کر کسی کی عارضی ترقی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔

پس جو خدا مرنے کے بعد بھی قلب کے ذرات کو چالیس دن تک زندہ رکھ سکتا ہے۔ جو بہر حال مادی اور فانی ہے۔ کیا وہ جسم کے کسی لطیف روحانی حصہ کو بچا کر اس کو دوبارہ زندگی نہیں دے سکتا۔ اگر ایک ڈاکٹر تازہ مُردے کی آنکھ کا آئینہ نکال کر کسی زندہ (اندھے) انسان کی آنکھ میں لگا کر اس آئینہ کو کئی سالوں تک زندگی دے سکتا ہے۔ تو کیا وہ خدا جو خالق اور علیم ہے۔ اس مردہ کے کسی باریک روحانی حصہ کو برزخ میں لے جا کر نئے روحانی نظام سے وابستہ کر کے ہمیشہ کی زندگی نہیں دے سکتا۔ بلیٰ هو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

انسان اپنی ذات میں کامل نہیں۔ نہ ہی وہ احتیاج سے بالا اور جوڑے کی ضرورت سے مستغنی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی یہ صفات ہیں۔ کہ وہ احد اور صمد ہے۔ ورنہ ہر شے کا جوڑا ہے۔

زندگی کی تعریف اور اس کا بقاء

سب مخلوقات اور انسان کی زندگی عارضی ہے۔ اس کے موجود (زندہ) ہونے کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ جب تک وہ اسباب اور علتیں موجود ہیں۔ جن کے تغیرات کے نتیجہ میں انسان یا حیوانات پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت تک انسان یا دیگر مخلوق کا وجود قائم رہے گا۔ اگر وہ اسباب اور علتیں پیچھے سے ہٹالی جاویں تو اس کا وجود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ یا جتنا جتنا ان اسباب اور علتوں کو ہٹا لیا جائے۔ اتنا اتنا ہی وہ فنا ہوتا جائے گا۔ انسان اس وقت تک ... ہوتا ہے۔ جب تک اس کی روح کا جسم سے تعلق رہتا ہے۔ پس انسان کا زندہ ہونا ایک عارضی تعلق اور نظام کی وجہ سے ہے۔ جو انسانی روح۔ مادی قلب اور دماغ کے ذریعہ قائم رکھتی ہے جب وہ عارضی تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ تو یہ نظام ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس کا نام ہے جسم کی موت۔ جس کے بعد انسان تو رہتا ہے۔ اس کے ذرات بھی زندہ ہوتے ہیں۔ اور کئی دن تک زندہ رہتے ہیں۔ بلکہ (جیسا کہ میں انسانی اعضاء کو گرافٹ کرنے کے ضمن میں بتا چکا ہوں) اگر ان کو نئے نظام (زندہ انسان) کے ساتھ جلد وابستہ کر دیا جائے۔ تو وہ کئی سالوں تک (یا نئے نظام کے ٹوٹنے تک یعنی موت تک) زندہ رہ سکتے ہیں۔ تو درحقیقت زندگی اور موت ایک نسبتی چیز رہ جاتی ہے۔ نہ کوئی حقیقی زندگی ہے نہ کلی موت۔ بلکہ یہ محض حالات کے بدل جانے کا نام ہے۔ جنین (رحم مادر میں) روح کی پیدائش سے قبل بھی زندہ ہوتا ہے۔ مگر جسم کا نظام ابھی قائم نہیں ہوا ہوتا۔ اور نہ ہی روح کا الگ مستقل وجود بنا ہوتا ہے اس لئے اگر بچہ (رحم مادر میں سے) پانچ چار ماہ سے قبل اسقاط ہو جائے۔ تو اس کی روح بھی ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ اور اس کو بقا نہیں ہے کیونکہ وہ ابھی جسم کا ایک عمل یا اسکی محض صفت تھی۔ نہ کہ الگ مستقل وجود۔ اور یہ ظاہر ہے کہ صفت موصوف سے جدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن پانچ چھ ماہ کے بعد یہ حالت نہیں رہتی۔ اور جب قلب حرکت کرنا شروع کر دے۔ اس وقت سے روح کا الگ وجود ہو جاتا ہے۔ اور وہ جنین کی وفات کے بعد بھی زندہ رکھی جاتی ہے۔ کیونکہ اب روح جسم کی صفت یا اس کا عمل نہیں رہی۔ بلکہ اس کا الگ مستقل وجود بن گیا ہے۔ اسی طرح موت کے بعد جو کہ روح کے جسم سے نکل جانے کا دوسرا نام ہے۔ جسم تو زندہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا نظام ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنی اس کے ذرات زندہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ موت کے بعد کئی گھنٹوں تک جسم گرم رہتا ہے۔ (حرارت غریزی کا ثبوت) ناخن، بال وغیرہ بڑھتے رہتے ہیں۔ جلد۔ خون۔ ہڈی۔ آنکھ کا آئینہ۔ جگر۔ قلب۔ رحم وغیرہ سب زندہ ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر ان اعضاء کو ذرات کی موت سے قبل دوسرے جسم میں گرافٹ (پیوند) کر دیا جائے۔ تو وہ پھر زندہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ روس میں کثرت سے تازہ مردوں کا خون زندوں کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور تازہ مردے کی جلد ہڈی۔ آئینہ وغیرہ کا گرافٹ تو عام چیز ہو گیا ہے۔ ممکن ہے آئندہ تازہ مردے کا تندرست قلب بھی دوسرے جسم میں داخل کیا جا سکے۔

پس زندگی نام ہے اس نظام کا جو روح کے ذریعہ جسم کے اندر نظر آتا ہے۔ اور انسانی جسم نام ہے چند عارضی اسباب کی وجہ سے چند ذرات کا خاص شکل میں جمع ہو جانے کا۔ ان ذرات کو جب الگ کر دیا جائے۔ تو انسانی جسم باقی نہیں رہتا۔ جب انسان مر جاتا ہے اور اس کو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں۔ تو مٹی کی رطوبت اور دوسرے کیمیاوی اثرات اس کے جسم کو خاک بنا دیتے ہیں۔ وہ ذرات جن سے انسانی جسم بنا تھا۔ وہ اب بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر علت کے بدل جانے کی وجہ سے انسانی جسم باقی نہیں رہتا۔ یا مثلاً مردہ جسم کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بجلی سے راکھ کر دیا جائے۔ یا پانی میں گلا دیا جائے۔ یا کوئی جانور یا پرندہ کھا جائے۔ تو جن چیزوں سے انسان بنا تھا۔ وہ پھر بھی موجود رہتی ہیں۔ مگر آگ بجلی پانی یا جانور کے معدہ کی رطوبتوں سے گوشت کے ہضم ہو جانے سے وہ شکل بدل جاتی ہے کیونکہ انسانی جسم کو موجودہ شکل میں رکھنے والی جو علت تھی۔ وہ موجود نہیں۔ اس لئے انسانی جسم مٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر ان علتوں اور اسباب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ قائم کر دے۔ اور ان زندہ ذرات کو کسی نئے نظام سے وابستہ کر دیا جائے۔ تو انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ اس جہان میں نہیں ہوتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آخرت کا مقام رکھا ہے۔ جس کا دوسرا نام بعث بعد الموت یا معاد ہے۔ انسانی جسم میں مختلف کیمیاوی مادے مثلاً نائٹروجن۔ سلفر۔ فاسفورس۔ سوڈیم۔ پوٹاشیم فولاد۔ آکسیجن۔ کاربن۔ ہائیڈروجن کلسیم وغیرہ اور بعض وٹامن اور خاص رطوبتیں ہیں۔ جن کی ایک خاص شکل اور نظام کا نام زندگی ہے۔ جو اگر بغیر نظام (روح) کے ہو تو وہ ذرات کی زندگی کہلاتی ہے۔ اور نظام (روح) کے ساتھ (جسمانی) حقیقی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ شکل بدل دی جائے تو نظام ٹوٹ جاتا ہے۔ جس کا دوسرا نام موت ہے۔ مگر ذرات پھر بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتے۔ پس ان کو دوبارہ جمع کر کے جسم بنایا جا سکتا ہے۔ جس طرح مکان اگر کسی حادثہ سے گر جائے۔ تو اسکی ظاہری شکل (منزل۔ کمرے۔ برآمدے وغیرہ) مٹ جاتی ہے۔ مگر لکڑی۔ اینٹیں۔ چونا وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ جن سے مکان دوبارہ تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ بنانے والا علم رکھتا ہو۔ یعنی کوئی انجنیئر یا اورسیر ہو۔ اور ان اشیاء (لکڑی اینٹ وغیرہ) کے اجزاء (ذرات) زندہ ہوں۔

عناصر کی تبدیلی سے نئے مرکبات

علم کیمیا (کیمسٹری)، خصوصاً آرگینگ کیمسٹری کے جاننے والوں کو معلوم ہے کہ کس طرح محض کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ذرات کی شکل بدل دینے اور انکی ترتیب اور ذرات میں کمی بیشی کرنے سے نئے مرکبات بنا لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ عناصر وہی ہوتے ہیں۔ مگر انکی صرف مقدار اور ترتیب بدل کر نئی چیز بنالی جاتی ہے۔ مثلاً $C_{12}H_{22}O_{11}$ ایک مرکب ہے۔ جس کا دوسرا نام لیکٹوس یا دودھ کی چینی ہے۔ یا $C_6H_{10}O_5$ کا دوسرا نام سٹارچ (نشاستہ) ہے۔ اب اگر ان اجزاء میں ذرا تبدیلی کر کے کاربن اور پانی کم کر دو۔ تو ایک نیا مرکب $C_6H_{12}O_6$ پھلوں کی چینی فرکٹوس بن جائے گا۔ جو پہلے مرکب سے مزہ اور تاثیر میں مختلف ہے۔ مگر اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس سے کچھ ہی مختلف ہے۔ اگر ان عناصر کو اور کم کرو۔ تو بالکل ہی نیا مرکب $C_2H_4O_2$ یعنی سرکہ Acetic Acid بن جائے گا۔ پس ایک قابل کیمسٹ جسکو اجزا کا پورا علم ہو جائے جب عناصر کی معمولی تبدیلی سے نئے مرکبات بنا سکتا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ جو خلاق اور علیم ہے۔ انسان کے مٹی میں ... جسم ... اور راکھ شدہ اعضاء سے نیا انسان نہیں بنا سکتا۔ ... ضمناً میں یہ بھی بتا دوں کہ جو نرالی شان اور اصول اللہ تعالیٰ کے فعل یعنی اسکی مخلوق کی تخلیق میں نظر آتے ہیں ... کو توڑ توڑ کر نئی شکل دے دینا ...

زندہ مذہب

احمدیت ـــــ یعنی ـــــ حقیقی اسلام

روحانی دنیا میں اصل مقصود خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ راستہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچانے مذہب کہلاتا ہے۔ چونکہ کسی مقصود تک پہنچنے کے لئے مختلف ذرائع اور راستے ہوتے ہیں اس لئے جب کہ دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ بہترین مذہب وہی ہوگا۔ جو انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کر دے۔ اور اسے اس ذات باری کا مقرب بنا دے ایک محقق اور متلاشی حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ مذاہب کی جانچ پڑتال کرے اور دیکھے کہ کس مذہب کی تعلیم پر چل کر وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ سو ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ ایسا زندہ اور کامل مذہب صرف "اسلام" ہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوا اور مختلف ممالک میں کامیابی سے پھیل گیا۔ اور جس کی برکات ہر زمانہ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اس زمانہ میں بھی جب کہ اسلام کا منور اور روشن چہرہ غلط نظریات اور مسلمانوں کی اپنی بدعملی کی تاریکی میں چھپ چکا تھا۔ از سر نو اس کی روشن تعلیم کو دنیا پر آشکارا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان (پنجاب) کی مقدس بستی میں مبعوث فرمایا۔

آپ کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" بیان کی گئی ہے یعنی آپ دین اسلام کو از سر نو زندہ کریں گے۔ اور شریعت اسلامیہ کو پھر سے قائم کریں گے۔ آپ نے آکر مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا اور اسلام کی برتری و فضیلت کو روشن دلائل اور تازہ نشانات سے ثابت فرمایا اور اعلان کیا کہ مذہب اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے جس کا خدا زندہ، رسول زندہ، اور کتاب زندہ ہے اور ان ہی تین باتوں پر کسی مذہب کی بنیاد ہوتی ہے۔ یہ "زندہ اسلام" جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا "احمدیت" ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متذکرہ بالا تینوں باتوں کی قدرے تفصیل بیان کر دی جائے

۱- زندہ خدا

ہر مذہب کا نقطہ مرکزی خدا تعالےٰ کی ذات ہے۔ اور کسی مذہب کو اختیار کرنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا جو نجات کا سرچشمہ ہے اس پر ایسا کامل یقین پیدا ہو جائے کہ گویا ان کو آنکھ سے دیکھ لیا ہے کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کے مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا۔ جب تک کہ اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو۔ مگر اس خالق و مالک ہستی کی پہچان جس قدر ضروری قرار پاتی ہے بدقسمتی سے اتنے ہی غلط نظریات و خیالات اس کی ذات و صفات کے بارہ میں پائے جاتے ہیں دہریہ لوگ اس کی ہستی کے ہی قائل نہیں۔ پارسی ایک کی بجائے دو ہستیوں یعنی خالق خیر اور خالق شر کے قائل ہیں۔ عیسائی باپ بیٹا روح القدس تین اقانیم کو مانتے ہیں۔ اور اسی طرح بعض دیگر مذاہب میں مختلف اجرام فلکی، حیوانات نباتات جمادات اور دیوی دیوتاؤں کو خدا کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ بعض لوگ باوجود خدا کو قادر مطلق اور سرب شکتیمان ہونے کے روح و مادہ کا خالق نہیں مانتے بلکہ روح و مادہ کو بھی خدا تعالےٰ کی صفت تکلم کو تو تسلیم کیا مگر و بدل۔ تورات اور انجیل تک ہی اسے محدود کر دیا۔ اور تو اور خود مسلمانوں نے قرآن مجید کے نزول کے بعد وحی الٰہی کے دروازے کو بند قرار دے دیا ہے۔ مگر ان سب نظریات کے مقابل پر اسلام کی تعلیم کی روشنی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی نے اعلان فرمایا کہ خدا موجود ہے وہ اپنی ذات صفات میں واحد لاشریک ہے۔ اس کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ ان میں کبھی بھی تعطل پیدا نہیں ہوتا۔ وہ حی و قیوم ہے وہ آج بھی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا۔ شرف قبولیت بخشتا ہے اور انہیں اپنے کلام سے نوازتا ہے چنانچہ فرمایا:-

> وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
> اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

پھر حضور فرماتے ہیں کہ

(الف) ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے . . . . یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے۔ جس کو خدا کہنا چاہیئے دعائیں قبول کرتا اور قبول کر کے اطلاع دیتا ہے" (پیغام دعوت صـ۳۲)

(ب) "سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے . . . . . اس اشتہار دینے کی اصل غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی ہر جیسے اول ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچا ہے میں ہر ایک کو کیا عیسائی، کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ صرف دعوٰے ہی نہ تھا۔ بلکہ آپ نے اپنے الہامات دنیا کے سامنے پیش فرمائے پیشگوئیاں کیں۔ جو عین وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں قبولیت دعا کے معجزات دکھلائے اور یہ سب باتیں آپ کی مختلف کتب میں شائع شدہ موجود ہیں اور یہ امر ثابت کرتا ہے کہ واقعی آپ کا تعلق ایک زندہ خدا کے ساتھ تھا۔

۲- زندہ رسول

دنیا میں مختلف زمانوں مختلف علاقوں اور قوموں میں خدا کے برگزیدہ مصلحین آئے اور خدا سے گیان معرفت حاصل کر کے اپنی اپنی قوم کی اصلاح کی۔ مگر ان بزرگان کی لائی ہوئی تعلیم ایک محدود زمانہ اور ایک محدود علاقہ کے لئے ہوتی تھی۔ دنیا ترقی کر چکی تھی اور عقل انسانی اپنے کمال کو پہنچ چکی تھی۔ اسلئے ضرورت تھی کہ اللہ تعالےٰ دنیا کو کوئی عالمگیر رسول بھیجے جس کا دائرہ عمل صرف ایک قوم یا علاقہ نہ ہو بلکہ سب دنیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے عرب کی سرزمین میں مکہ کی بستی کے اندر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ کا پیغام سب دنیا کے لئے تھا۔ آپؐ نے روحانی دنیا میں ایک شاندار اصلاح فرمائی۔ وحشیوں کو انسان۔ انسان کو با اخلاق اور با اخلاق انسانوں کو باخدا بنا دیا۔ آپؐ کا یہ کمال صرف آپؐ کی جسمانی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے آپؐ کو عالمگیر اور تا ابد رہنے والی شریعت عطا فرمائی اور اپنی رضا و خوشنودی حاصل کرنے اور فلاح و نجات پانے کے لئے آپ کی اتباع کو لازمی قرار دیا۔ چنانچہ امت محمدیہ میں بے شمار لوگوں نے آپ کے فیضان کی برکت سے روحانی مدارج کو حاصل کیا اور کر رہے ہیں صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت کے درجات آپ کے سچے متبعین پر کھلے ہیں۔ چنانچہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "زندہ رسول" ہونے کا بین ثبوت ہے۔ آپ کا فیض جاری ہے جب کہ باقی انبیاء اور رشیوں کی اتباع سے کسی کو خدا کا قرب حاصل نہیں ہو رہا۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں اپنے وجود کو بطور تحدی پیش فرماتے ہیں

(الف) ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے تھے اور دوسرا کوئی نہیں رکھتا تھا۔ آپؐ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کر کے خدا تعالیٰ کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔ ان کا نمونہ ایک میں موجود ہوں" (لیکچر زندہ رسول)

(ب) میں بار بار کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔

(ضمیمہ انجام آتھم)

حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتلایا گیا کہ "کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم" کہ تمام برکات جو آپ پر نازل ہوئی ہیں وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فیضان کا نتیجہ ہیں۔ اسلئے حضرت نے فرمایا کہ ؎

اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو"

(تجلیات الٰہیہ صـ۲۵)

آج بھی جماعت احمدیہ میں سینکڑوں لوگ رویا۔ کشوف اور الہام الٰہی سے متمتع ہو رہے ہیں۔ مگر سب سے ممتاز ہستی ہماری جماعت کے امام المصلح الموعود و سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؑ صاحب ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور رویا، کشوف اور الہام سے آپ کو نوازتا ہے اور یہ سب وجود اسلام کی زندگی کے زندہ شاہد ہیں اور سچا مذہب وہی ہے" جس کے ساتھ زندہ نمونہ اور چمکتے ہوئے تازہ تازہ نشان ہوں۔

۳- زندہ کتاب

مذہبی تعلیم کی بنیاد اس صحیفہ آسمانی پر ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اس کو رسول کی معرفت مخلوق کی ہدایت کے لئے نازل کیا جاتا ہے مختلف زمانوں میں مختلف صحیفے نازل ہوئے مگر ان کی تعلیمات عارضی اور محدود لوگوں کے لئے تھیں۔ مگر اب زمانہ ترقی کر چکا تھا۔ ضرورت تھی کہ کوئی کامل اور عالمگیر شریعت نازل ہو جو زندگی کے ہر شعبہ میں کام آسکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ کلام پاک بصورت قرآن مجید نازل فرمایا

باقی صـ۶ پر دیکھو

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے!

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں یا پس انداز کرنے کے لئے ہو کہ خاص ضرورت پر کام آئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ احباب کا روپیہ نہ یہ کہ صرف محفوظ رہے بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا ہے

۱۔ پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محاسب میں ایک صیغہ قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کیلئے روپیہ طلب کرے۔ تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) صیغہ امانت میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم کی ہوئی ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھواتا ہے تو اُسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایک ماہ کے نوٹس سے کم عرصہ میں رقم برآمد کروا سکے اس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ جو افراد روپیہ بچانا چاہیں، لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ برآمد کر لیتے ہیں۔ آسانی سے یکدم روپیہ نہ لے سکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے۔ اور اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بوقت ضرورت استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے واپس بھجوانے کے متعلق یہی طریق ہے۔ اگر کوئی فرد ربوہ سے باہر روپیہ طلب کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوا دیا جائے گا۔

۳۔ تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لیکر اسکے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے جس کی رقم ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ سالانہ منافعہ بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔ رقم کم از کم ایکہزار روپیہ ہو جو سال کے اندر واپس نہیں کیجائیگی جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس حسب شرط ۴ دیا جانا ضروری ہوگا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہوگا۔

۲۔ رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائیداد غیر منقولہ رہن کیجائیگی جسکی قیمت زر رہن سے دوچند ہو یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دوچند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو (۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن احمدیہ کے قبضہ میں رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار روپیہ کی جائداد پچاس روپیہ سالانہ کرایہ از زر ٹھیکہ ادا ہوگا۔ ایسی جائداد کم از کم ایکہزار روپیہ پر رہن رکھی جائے گی۔ (۴) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کے لئے مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے

(الف) ایکہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس۔

ب۔ ایکہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس

ج۔ دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس

د۔ زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہوگا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے۔

(نظارت بیت المال)

مجلس احرار کا گذشتہ ۲۰ سالہ ملی غداریوں اور غلط کاریوں کا عملی اعتراف

(ماخوذ از روزنامہ جدید نظام لاہور ۳۱- جنوری ۱۹۵۱ء)

دنیا کے حالات تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ جہاں ملکوں اور قوموں کے حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں سیاسی جماعتوں کی سیاسیات بھی بدلتی رہتی ہیں۔ مجلس احرار کے بزرگوں نے خلافت اور کانگرس کے زمانہ میں قوم میں کافی عزت و اقتدار حاصل کر لیا۔ تو ان کے دل و دماغ میں اقتدار کا نقشہ اس قدر زیادہ سما گیا۔ کہ ان کے خیال میں وہ جو کچھ بھی مسلم قوم کے سامنے پیش کریں گے۔ قوم اُن کی ہر چیز کو بغیر سمجھے سوچے ہی قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی انہوں نے سب سے پہلے جو قومی انتشار کا بیج بویا۔ وہ پوری قوم کا کانگرس سے بیزار ہو کر علیحدہ ہو لینے کے باوجود کانگرس کے سرمایہ کی وجہ سے اُس کے ساتھ چمٹے رہنے کے بعد اُس کا پھل بھی ان کو ہندو کی طرف سے یہ ملا۔ کہ ان کو زبردست ذلت کے بعد کانگرس سے نکلنا پڑا۔ کچھ عرصہ بعد باوجود ان کے اس اعلان کے کہ مجلس احرار اب ہندو کا کبھی بھی ساتھ نہ دے گی۔ اِن لوگوں نے قوم کی اکثریت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہندو کے سرمایہ کے لالچ میں آکر نہرو رپورٹ جیسی سکیم کی تائید کی۔ جو خدانخواستہ اگر کامیاب ہو جاتی۔ تو آج پاکستان تو کجا مسلم قوم تمام کی تمام ہی نظر نہ آتی۔

خدا بھلا کرے مرحوم علی برادران کا جنہوں نے اپنی خداداد قابلیت اور قومی ہمدردی کی وجہ سے ان ہندو کے خریدے ہوئے پٹھوں کا خوب مجاہدانہ مقابلہ کر کے نہرو رپورٹ کو دریائے راوی میں ہی ڈبو دیا۔ اور مسلم قوم ان کی ایسی عیاری سے بچ سکی۔ اور اس کے بعد مجلس احرار نے کروٹ لی۔ اور تبلیغ اسلام کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کی کوشش کرتے رہنے کا اعلان کیا۔ لیکن باوجود اس ... اعلان کے مجلس احرار نے تمام مسلم قوم کے متحدہ مطالبہ کے باوجود تحریک مسجد شہید گنج کی انگریزی حکومت اور اس وقت کے انگریز گورنر سر ایمرسن کے کہنے کے مطابق سخت مخالفت کی۔ اور مجلس احرار کے نام نہاد امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں خانہ خدا کو کافروں سے آزاد کرانے کی کوشش کرنے والے شہید مسلمانوں کی موت کو حرام موت کہہ کر کتے کی موت مر نا فرمایا۔ حالانکہ ایسے نازک وقت پر مسلمانوں کی آنکھیں ان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ لیکن مجلس احرار کے لیڈر دہلی دروازہ کے باہر احرار کے دفتر میں بیٹھ کر مسلمان قوم پر گولیوں کی بوچھاڑ دیکھ کر ٹس سے مس نہ ہوئے تھے۔ مجلس احرار نے زیادہ سے زیادہ مخالفت کرنے کے باوجود پوری قوم کو مسجد کی واگذاری کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے آمادہ پایا۔ تو دوبارہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے آزادی مسجد شہید گنج کی تحریک خود ہی اپنی جماعت کی طرف سے شروع کر دی۔ اور کل تک جس چیز کو وہ حرام اور ناجائز کہہ رہے تھے۔ آج قوم کی متحدہ آواز کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو گئے۔

چوتھی غلطی جو پہلی تمام غلطیوں اور غداریوں سے بڑی تھی۔ وہ یہ تھی کہ جب تمام قوم نے متحدہ طور پر اپنے قائد اعظم مرحوم کی قیادت میں تحریک آزادی یعنی پاکستان کے قیام کے لئے آواز اُٹھائی۔ تو مجلس احرار کے بزرگوں نے ہندو کے اشارہ اور روپیہ پر پاکستان کے قیام کے لئے انتہائی طور پر مخالفت کی۔ یہاں تک کہ نعوذ باللہ من ذالک۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ ہمارے محبوب قائد اعظم مرحوم کو انگریز کا ایجنٹ اور کافر تک کا خطاب دے دیا کرتے تھے۔ گذشتہ انتخابات کے وقت مسلم لیگ کو تمام ہندوستان بھر میں ناکام بنانے کے لئے اپنے کارکنوں کو ہندو اور کانگرس کے روپیہ سے یو۔ پی کے دورہ پر کانگرسی امیدواران انتخاب کو کامیاب بنانے کے لئے بھیجا جاتا رہا۔ جہاں ہم سے بھی ان کے کارکنوں کی مڈ بھیڑ ہوتی رہی۔ لیکن یہ کرایہ کے ٹٹو ہر جگہ دُم دبا کر بھاگتے ہی رہے۔ ان کے اکثر لیڈران کرام اپنی تقریروں میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ پاکستان کا قیام توڑی بات ہے۔ پاکستان کی پہلی پ بھی بنانے والا کسی ماں نے بچہ پیدا نہیں کیا۔ تو پھر پاکستان کیسے بن سکتا ہے۔ آج اسمبلی کی چند نشستوں کی اور کچھ روپیہ کے لالچ میں ہی سہی۔ پھر بھی مجلس احرار نے عملی طور پر اپنی سابقہ غلط کاریوں اور غداریوں پر صوبہ مسلم لیگ کے ساتھ انتخابات اسمبلی میں پورا پورا تعاون پیش کرتے ہوئے اور مسلم لیگ کو اپنا سیاسی اُستاد مانتے ہوئے اپنی مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اب مجلس احرار کا کوئی حق نہیں کہ وہ مسلم لیگ کے کسی اصول کو بھی غلط قرار دے کر اس کی خلاف ورزی کرے۔ اس لئے مجلس احرار کو مسلمانوں میں مرزائی وغیر مرزائی کے فتنہ سے انتشار پھیلانے کی حرکت سے باز آجانا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی مسلم لیگی حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی کی کسی قسم کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ پاکستان کی مسلمان قوم یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہو گی۔ کہ مجلس احرار کے بزرگ اپنے ہندوستانی آقا کے اشارہ پر پاکستانی کیبنٹ کے ایک رکن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس لئے مجلس احرار کو اب ہر بات میں مسلم لیگ کے زریں اصولوں کی پیروی کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ ظاہری دوستی محض وقتی منافقت کے برابر ہو گی۔

وماعلینا الا البلاغ

عراق کا تجارتی وفد کراچی آرہا ہے

کراچی ۲ فروری۔ سات آدمیوں پر مشتمل ایک عراقی تجارتی مشن سابق وزیر خزانہ علی ممتاز دفتری کی زیر سرگردگی منگل کو یہاں پہنچ رہا ہے۔ یہ وفد پہلی دفعہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدہ کے امکانات کی چھان بین کے لئے یہاں آرہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق پٹ سن کے اس کارخانہ میں استعمال کرنے کے لئے جو جلد ہی وہاں قائم کیا جانے والا ہے۔ پاکستان سے خام پٹ سن درآمد کرنا چاہتا ہے۔ اور اس نے حال میں پاکستان سے ۲۰۰۰ ہزار پاونڈ پٹ سن کی برآمد کیلئے سلسلہ جنبانی شروع کی ہے۔

اسے اپنے کپڑے کے کارخانوں کے لئے پاکستانی کپاس کی بھی ضرورت ہے۔ اسکے ساتھ ہی عراق حسب سابق مشہور عراقی کھجور برآمد کرتا رہے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ساڑھے تین سال کے عرصہ میں پاکستان نے ۰۰۰ر۰۰ر۲ روپے سے زیادہ کی عراقی کھجوریں درآمد کی ہیں۔

یہ وفد جس میں سرکاری اور غیر سرکاری افراد شامل ہیں۔ یہاں چار دن قیام کرے گا۔ اس کے بعد حکومت ہند سے تجارتی گفت و شنید کے یہ وفد نئی دہلی بھی جائے گا۔ (اسٹار)

مراقش کے متعلق ٹرومین کو برقیہ

قاہرہ ۲ فروری۔ مصری یونیورسٹی کے طلباء نے صدر ٹرومین اور فرانسیسی حکومت کو برقیئے روانہ کئے ہیں۔ جس میں سلطان مراقش کی "نظر بندی" کی خبر اور مراقش میں دوسری فرانسیسی سرگرمیوں کی مذمت کی گئی ہے۔

سلطان اور ریف لیڈر امیر عبدالکریم کو بھی جو آزادی مغرب کمیٹی کے صدر ہیں تار روانہ کئے گئے ہیں۔ جس میں زیادتیوں کے خلاف ان کی جدوجہد کی حمایت کی گئی ہے۔ (اسٹار)

ترکی کے لئے غیر ملکی سرمایہ

استنبول۔ ۲ فروری۔ ترکی صنعت کی ترقی کے لئے غیر ملکی سرمایہ کو متوجہ کرنے کی کوششیں اب بار آور ہو رہی ہیں۔ امریکہ اور ترکی کے ملے جلے سرمایہ سے بجلی کے لیمپ کا ایک کارخانہ ابھی قائم کیا گیا ہے اسی طرح ایک برطانوی ولنڈیزی کمپنی نے استنبول میں روغن بنانے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں ہی میں ۸۰ فی صدی سرمایہ ۴۴

صرف غیر ملکی ہو گا۔ (اسٹار)

امتحانوں میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

مندرجہ ذیل طلبہ اس سال مختلف امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

صادق نور تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ محمد احمد منیر۔ عبدالشکور ابنالوی قریشی فصیح الدین جمیل۔ شمیم سعید۔ بشیر احمد ولد سلطان احمد صاحب عبدالرشید صاحب ابنالوی کے دو بھائی۔ منور احمد جاوید عطاء الرب متقی۔ عبدالماجد ولد ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب

مسلم لیگی امیدواروں کے نام

پنجاب اسمبلی کے ہونے والے انتخابات میں سیال کوٹ۔ میانوالی۔ ملتان۔ گجرات۔ ڈیرہ غازی خاں۔ اٹک۔ شیخوپورہ۔ جھنگ۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ راولپنڈی۔ مظفر گڑھ جہلم اور شاہ پور کے اضلاع سے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدواروں کے نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ ضلع لاہور۔ لائل پور اور خواتین کی پانچ نشستوں کے نامزدگان کا اعلان کل کیا گیا۔

سیال کوٹ

حلقہ نمبر — نام امیدوار

۱ خواجہ محمد صفدر
۲ بعد میں اعلان ہوگا
۳ سید مرید حسین ایڈووکیٹ
۴ محمد اقبال چیمہ ایڈووکیٹ
۵ چودھری عبد الغنی
۵ (مہاجر نشست) سید الطاف محی الدین قادری
۶ شاہنواز خاں
۷ فیض حسین اعوان
۸ ڈاکٹر مشتاق احمد پی۔ وی۔ ایس
۹ سید ہدایت علی وکیل
۹ (مہاجر نشست) ملک عبد العزیز
۱۰ بشیر احمد اخگر
۱۰ (مہاجر نشست) چودھری محمد حسین مرچنٹ

میانوالی

۱ لیفٹیننٹ کرنل محمد اسلم خاں
۲ ڈاکٹر محمد عظیم خاں
۳ کپتان ملک مظفر خاں
۴ ایس ابو طاہر جعفری
۵ خان محمد خاں ڈھانڈلا
۶ ملک امیر محمد خاں

ملتان

۱ سید علی حسین شاہ گردیزی
۱ (مہاجر نشست) حاجی شیخ ریحان الدین
۲ حاجی ملک محمد اکرم خاں بسال
۳ مخدوم زادہ ولایت حسین شاہ گیلانی
۳ (مہاجر نشست) چودھری محمد حنیف
۴ رانا شفیع احمد لون
۵ مخدوم زادہ سید رحمت حسین شاہ گیلانی
۶ سید علمدار حسین شاہ
۷ محمد امین خاں کنجن
۷ (مہاجر نشست) شیخ عبد المجید
۸ ظہور حسن قریشی
۸ (مہاجر نشست) پیر ثناء اللہ بودلا
۱ ہیبت خاں ڈاہا
۹ (مہاجر نشست) رانا عبد الرحمٰن خاں
۱۰ رحیم بخش سیال
۱۱ پیر سید نوبہار شاہ
۱۲ محمد یار خاں کچھی
۱۲ (مہاجر نشست) بشیر محمد
۱۳ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ
۱۳ (مہاجر نشست) اسلام الدین

گجرات

۱ چودھری مہدی علی خاں
۲ چودھری اصغر علی
۳ محمد احسن
۴ چودھری غلام رسول
۵ چودھری محمد زمان خاں
۶ میاں فتح محمد
۷ فضل الٰہی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ
۸ گل نواز خاں
۹ غلام رسول
۱۰ مانک خاں بسال
۱۱ چودھری ارشاد اللہ خاں
۱۲ چودھری جہان خاں بسال
۱۳ (مہاجر نشست) بدر الدین۔

ڈیرہ غازی خاں

۱ نواب محمد جمال خاں لغاری
۲ محمد خاں لغاری
۳ عطا محمد کھوسہ
۴ سردار بہادر خاں دریشک
۵ معین اعظم مزاری
۶ محمد خاں گشکوری
۷ سردار امیر محمد خاں قیصرانی
۸ حاجی خواجہ غلام مرتضیٰ تونسہ شریف

ضلع اٹک

۱ مظفر خاں
۲ ملک محمد اکرم خاں بار ایٹ لار
۳ بعد میں اعلان کیا جائے گا
۴ سلطان خاں
۵ سید محی الدین لال بادشاہ
۶ محمد سرفراز حسین خاں ملک
۷ لیفٹیننٹ کرنل شاہنواز خاں خٹک

شیخوپورہ

حلقہ نمبر

۱ چودھری مقبول احمد
۲ - سید منظور حسین بخاری
۳ - چودھری عبد الغنی ایڈووکیٹ -
۴ - محمد حسین چیٹھہ ایڈووکیٹ
۵ - چودھری محمد صدیق دانلہ
۵ (مہاجر نشست) میاں عبد اللطیف آرائیں۔
۶ - غلام محمد کھرل
۷ - حاجی محمد علی
۷ (مہاجر نشست) صوفی عبد الحمید۔

جھنگ

۱ - محمد عارف خاں
۲ - نوازش علی خاں سیال
۳ - سید عابد حسین شاہ
۴ - میجر مبارک علی شاہ
۵ - ایس۔ ایم سعید ایڈووکیٹ
۶ - مہر غلام حیدر خاں -
۷ - سید غلام عباس شاہ
۸ - سردار غلام عباس شاہ
۹ - سردار سید غلام محمد شاہ

گوجرانوالہ

۱ - منظور حسین ایڈووکیٹ
۲ - چودھری محمد ظفر اللہ خاں -
۲ (مہاجر نشست) سجاد علی خاں
۳ (مہاجر نشست) چودھری نذیر احمد
۳ (مہاجر نشست) شیخ ظفر حسین ایڈووکیٹ
۴ - لفٹیننٹ کرنل راجہ محمد عبد اللہ خاں
۵ - چودھری صلاح الدین
۶ - ملک علی بہادر خاں
۷ چودھری راج محمد
۸ - میاں دوست محمد بھجی

منٹگمری

۱ - ملک محمد جہانگیر خاں لنگڑیال
۲ - بہاول شیر لنگڑیال
۲ (مہاجر نشست) رائے محمد اقبال احمد خاں
۳ - شیخ محبوب جیلانی
۳ (مہاجر نشست) حاجی ارشاد احمد خاں
۴ - ملک نور محمد
۵ - سید شاہ نواز
۵ (مہاجر نشست) محمد زمان خاں
۶ - میاں غلام محمد
۶ - (مہاجر نشست) رانا غلام صابر
۷ - سید حسن علی شاہ
۷ (مہاجر نشست) میاں محمد شفیع
۸ - میاں نور احمد لالیکا
۸ (مہاجر نشست) جلال الدین کھنڈارا
۹ - میاں غلام احمد خاں مانیکا -
۹ (مہاجر نشست) فیض احمد
۱۰ - میاں خدا یار خاں

راولپنڈی

۱ - منظور محسن
۱ - (مہاجر نشست) شیخ مسعود صادق
۲ - راجہ لال خاں۔
۳ - سید غلام مصطفیٰ شاہ خالد گیلانی
۴ - راجہ کالے خاں
۵ - صوبے دار احمد علی
۶ - کپتان شیر جنگ خاں
۷ - صوبے دار امیر علی خاں

مظفر گڑھ

۱ - سید نذر حسین شاہ
۲ - ملک قادر بخش پلیڈر
۳ - محمد غلام جیلانی گورمانی
۴ - حافظ کریم بخش
۵ - خاں عبد الحمید خاں دستی
۶ - نواب زادہ نصر اللہ خاں
۷ - نصر اللہ خاں جتوئی
۸ - سردار نواب خاں گوپانگ

جہلم

۱ - محمد ادریس خاں
۲ - راجہ خداداد خاں
۳ - راجہ خیر مہدی
۴ - ملک نذر حسین
۵ صاحبزادہ محمد مہر شاہ
۶ - محمد سرفراز خاں

شاہ پور

۱ - چودھری صالح محمد
۲ - میاں محمد بخش
۳ - شیخ فضل الٰہی پراچہ
۴ - قاضی مرید احمد
۵ - ملک فتح محمد خاں ٹوانہ
۶ - سردار احمد شیر خاں جمالی
۷ - محمد سعید قریشی
۸ - مہر احمد یار لک
۹ - فیض احمد ایڈووکیٹ
۱۰ - میجر امیر عبد اللہ خاں
۱۱ - شمشیر علی خاں کلیار
۱۱ (مہاجر نشست) حکیم حاجی خورشید احمد